آل انڈیا امامس کونسل

خطبہء جمعہ ماہ مئی ۲۰۱۴

اعلی تعلیم اور ڈراپ آوٹس بچے

تعلیم انسان کی ضرورت ہے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کے بعد سب پہلے اللہ نے انہیں علم سکھایا۔

وعلم آدم الاسماء کلها (البقرہ:۳۱)

اسلام میں دینی تعلیم تو مطلوب ہے ہی، ساتھ ہر علم نافع کے حاصل کرنے کی نہ صرف ترغیب دی بلکہ اس کیلئے دعا مانگنے کا حکم بھی دیا۔

وقل رب زدنی علما (طہ:۱۱۴)

قرآن کریم کی کئی سورتیں ایسی ہیں جو کائنات، انفس، مناظر قدرت میں غور وفکر اور اسکے علوم کے حصول پر دلالت کرتی ہیں۔

سورہ نمل، چیونٹی، نحل، شہد، عنکبوت، مکڑی، انعام، چوپائے، دخان، اسٹیم، مائدہ، طعام، الکہف، غار، نجم، ستارے، قمر، چاند، حدید، لوہا فولاد ،انفطار پہاڑوں کا سینا، البروج، آسمان کے طبقات، الطارق، مسافر شب، الشّمس، سورج، التین، انجیر، زلزال، زلزلہ، الفیل، ہاتھی الفلق، طلوع صبح وغیرہ۔ علوم سائنس یعنی مطالعہ کائنات کی اہمیت کا اندازہ صرف اسی ایک بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن میں وضو، نماز صوم، زکوۃ، نکاح طلاق وغیرہ احکام پر ڈیڑھ سو 150 آیات ہیں اور مطالعہ کائنات سے متعلق سات سو چھپن 756 آیات ہیں

علم کی اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے فرد، سماج اور حکومت تینوں کو اپنا کردار ادا کرنا ضروری ہے، آج کے بے رحم معاشرے میں اگر کسی مسلمان بچے کو پڑھایا لکھایا نہ جائے کمپیوٹر کی تعلیم نہ دی جائے گریجوشن کی سطح کی تعلیم نہ دلائی جائے تو وہ دیگر اقوام کے بچوں کے سامنے سر اٹھا کر نہیں بات کر سکے گا دیگر اقوام کے وہ بچے جنہوں نے اعلی تعلیم حاصل کی ہو ان کا مقابلہ بھی نہیں کر پائے گا۔

ذرا سوچئے! کیا دنیوی علوم سے ناواقف رہ کر بے کار گھر بیٹھے رہنا ہمارے بچوں کیلئے کسی بھی حیثیت سے مفید ہوگا، گذشتہ ایک دہائی سے ہندستان میں اعلی تعلیم کا منظر نامہ بالکل بدل چکا ہے نئی نسل میں اعلی تعلیم کے حصول کیلئے اور خاص طور پر پروکیشنل اور پرفیشنل کورسز کیلئے دلچسپی دیکھنے میں آئی ہے۔ آج ہندستان میں 17 ہزار کالج 400 یونیورسٹیوں میں کتنے مسلمان بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

ان اعلی تعلیمی اداروں میں مسلمانوں کے ذہین اور ہونہار بچے باوجود استعداد اور قابلیت کے تعلیم نہیں حاصل کر سکتے کیونکہ ان کے سرپرست ان کی ہمت افزائی اور مدد نہیں کرتے، انہیں اچھی کوچنگ نہیں دلائی جاتی، عموما یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پڑھ کر کیا کروگے سرکاری نوکری تو ملتی نہیں، مسلمانوں کے ساتھ حکومت کا سوتیلا رویہ بھی تعلیم سے محرومی کا ایک سبب ہے اور مسلمانوں کی مالی پریشانی بھی اس کی ایک وجہ ہوتی ہے لہذا یہ بچے تعلیم ادھوری چھوڑ کر چھوٹے موٹے روزگار میں لگ جاتے ہیں۔ مسلمان اگر اعلی تعلیم حاصل نہیں کریں گے تو شدید نقصان پہنچے گا اور مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ اعلی تعلیم سے محروم رہ جائے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مسلمان ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ جائیں گے۔

ملک میں ایک خوشحال زندگی اور دیگر قوموں کے شانہ بشانہ چلنے کیلئے ہمیں اپنے بچوں کو اعلی تعلیم دلانا ہوگا اس کے لئے ہمیں اپنی آمدنی کا ایک معقول حصہ بچوں کی تعلیم وتربیت پر صرف کرنا ہوگا۔

ہائی اسکول، انٹرمیڈیٹ، گریجویشن، پوسٹ گریجوشن، اور پیشہ وارانہ تعلیم کا خرچ دن بدن بڑھتا جارہا ہے، انجینئرنگ کی تعلیم میں تقریباً چار لاکھ کا خرچ آتا ہے اگر ڈاکٹر بننا چاہتے ہیں اور خصوصی نشست حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے تو بھی اس کا خرچ دس لاکھ کے قریب ہے بصورت دیگر یہ چالیس لاکھ سے ساٹھ لاکھ تک ہوسکتا ہے ایم بی اے (MBA) کے اخرجات ساڑھے تین سے چھ لاکھ تک ہوسکتے ہیں اور ایک کامرس یا مینجمنٹ گریجویٹ کو اپنی تعلیم پر ایک سے دو لاکھ خرچ کرنا پڑتا ہے حقیقت یہ کہ ایک متوسط خاندان اعلی تعلیم کے اخرجات کا یہ بارگراں اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔

اس لئے سرکاری تعلیمی امداد کے لینے کی پوری کوشش کرنا ہے اسے لون (LOAN) کہہ کر اس سے دور رہنا درست نہیں ہے۔

اس سلسلہ میں قاضی مجاہدالاسلام صاحب کی ایک تحریر جو سرکاری لون کے بارے میں ہے یہ تحریر اقتصادی لون اور تعلیمی لون دونوں پر یکساں صادق آتی ہے۔

قاضی صاحب نے پہلے ہندستان کی حیثیت، یہاں کے جمہوری نظام، اور مسلمانوں کی پوزیشن پر بحث کی ہے، پھر سرکاری خزانہ کی ملکیت اور اس سے انتفاع کے حق پر گفتگو کرنے بعد لکھا ہے کہ سرکاری خزانہ ایک ایسی دولت ہے جس سے انتفاع کا حق، عام ہندستانیوں کی طرح مسلمانوں کو بھی حاصل ہے اب صورتحال یہ ہے کہ مسلمان اس حق کی تحصیل کیلئے جب آگے آنا چاہتا ہے تو حکومت جس نے اپنے مالیاتی نظام کی بنیاد سود پر رکھی ہے اور فی الحال اکثریت کے فقدان کی وجہ سے ہم اس کی تبدیلی پر قادر نہیں ۔۔اس کا یہ فیصلہ مسلمانوں کے آڑے آتا ہے، پس ایسی صورت میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمانوں کیلئے اپنے جائز حق کی تحصیل کیلئے بدرجہ مجبوری سود دینا اور سود دے کر حق کا حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ ۔۔۔ پھر خود ہی جواب دیتے ہیں: میرے نزدیک اس سوال کا جواب اثبات میں ہے۔۔اپنے جائز حق کی تحصیل کیلئے مسلمانوں کو رخصت حاصل ہے کہ وہ بدرجہ مجبوری سود دے کر اپنا حق حاصل کریں (مباحث فقہیہ :ص ۴۶۸)

اس اعتبار سے سرکاری لون سے فائدہ اٹھانے کا جواز مسلمان کیلئے رہے گا۔

ساتھ ہی مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنی نئی نسل کی تعلیمی ضرورتوں کیلئے مسجدوں میں تعلیمی فنڈ اور امدادی ادارے قائم کریں، ایسی اسکیمیں بنائیں جن سے بغیر سود میں ملوث ہوئے مسلمانوں کیلئے اعلی تعلیم کی راہیں فراہم ہوتی ہیں۔ ہماری مسجدوں کو اطلاعاتی سنٹر کے طور استعمال کرنا ہے جہاں سے اعلی تعلیمی اداروں اور ان میں داخلے کے بارے میں اور حکومت کی تعلیمی امدادی اسکیموں کے بارے جانکاری فراہم ہوسکے ۔ ہماری کمیٹیاں ان بچوں کے تعلیمی مسائل کے حل کے لئے اجتماعی کوشش کریں۔

اور مسجد کو کوچنگ سنٹر کے طور بھی استعمال کیا جاسکتا ہے جہاں ہمارے عصری علوم کے ماہرین، خصوصاً ریٹائرڈ اور پرفیشنل لوگ ہمارے بچوں کو چنگ دے سکیں۔

بینکوں کے ذریعہ دئے جانے والے تعلیمی قرضے:

کوئی بھی طالب علم کسی بھی ایسے پرفیشنل یا ویکیشنل، گریجویٹ یا پوسٹ گریجویٹ کورسز کے لئے ان بینکوں سے قرض حاصل کرسکتا ہے جو کہ حکومت کے یوجی سی (UGC)، AICTE یا اسی طرح کے مرکزی اداروں سے منظور شدہ ہوں۔ کچھ بینکس پرائیویٹ اداروں کے ذریعہ چلائے جانے والے کورسز کے لئے بھی لون فراہم کرتے ہیں لیکن ترجیح ایسے کورسز کو ہی ملتی ہے جو ریاستی یا مرکزی حکومت سے منظور شدہ ہوں۔

عمومی طور پر بینک ایک امیدوار کو ہندستان میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ 10 لاکھ کا قرضہ فراہم کرتا ہے اور جو بیرون ملک میں تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے 20 لاکھ تک۔ یہ رقم بینک کے ذریعہ ٹیوشن فیس کی ادائیگی، کورس بک کی خریداری، روزمرہ کے اخرجات اور ہوسٹل چارجز، کمپیوٹر یا کسی قسم کے الات (Instruments) کی خریداری کے لئے دی جاتی ہے۔ عام طور پر یہ بینک 4 لاکھ تک کے قرضہ میں کسی طرح کا سود نہیں لیتا۔ 4 سے 10 لاکھ میں بینک کی شرح 12%۔10% اور 10 لاکھ سے اوپر قرض لینے پر 14%۔12% سالانہ تک ہوتی ہے قرض کی رقم کو لینے کیلئے امیدوار کے والدین کو گارنٹر (Guarantor) بننا پڑتا ہے۔ اور بینک لون دیتے وقت والدین کی مالی صورت حال کی تحقیق و تفتیش بھی کرتا ہے۔

دوران تعلیم اور تعلیم کے مکمل ہونے کے 6 مہینے سے ایک سال تک بینک امیدوار سے لون کی رقم واپس کرنے کا مطالبہ نہیں کرتا لیکن امیدوار کو روزگار ملتے ہی یا تعلیم مکمل ہونے کے ایک سال بعد سود کے ساتھ تمام قرض کی رقم کی ادائیگی پانچ سے سات سالوں کے اندر بینک کو کرنی پڑتی ہے۔ جو امیدوار کسی وجہ سے قرض کی ادائیگی تعلیم مکمل کرنے کے بعد نہیں کرتا تو بینک اس کے گارنٹر سے لون کے رقم کی وصولی کرنے کا حق رکھتا ہے۔

بینک شروعات کے دو سے تین سالوں میں سود کی رقم کی وصولی کرتا ہے۔ اور آخر کے سالوں میں اصل (Principal) رقم کی وصولی کرتا ہے۔ اگر کوئی امیدوار چاہے تو پورے قرض رقم کی واپسی تعلیم مکمل کرنے کے فوراً بعد بھی کرسکتا ہے۔ اس کے لئے کچھ بینک پرنسپل رقم پر کچھ فی صد ہرجانہ (Penalty) لگا کر رقم واپس لے لیتے ہیں اور اس طرح وہ امیدوار سود کی زائد رقم کئی سالوں تک دینے سے بچ جاتا ہے۔

قرض کی منظوری:

قرض کی منظوری (Sanction) کے لئے بینک امیدوار سے جن کاغذات و دستاویزات کا مطالبہ کرتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

☆ تعلیمی لون کے لئے پر کی ہوئی درخواست

☆ آخری امتحان (Qualifying) کی مارک شیٹ

☆ داخلے کا ثبوت

☆ کورس کے دوران ہونے والے اخرجات کی تفصیلات

☆ گارنٹر کی آمدنی کی تفصیلات وغیرہ

مسلم امیدواروں کو تعلیمی لون کے حصول میں مشکلات:

مسلم طلبا و طالبات کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے بینکوں کے ذریعہ مختلف لون اسکیم کی جانکاری نہیں ہوتی اور اگر معلومات ہوتی بھی ہیں تو بینک سے رجوع کرنے پر بینک والے عام طور پر مسلم امیدوار کو ٹال مٹول (Discourage) کرتے ہیں۔ امیدواروں کے گارنٹر کی آمدنی کی بلاوجہ تحقیق کرتے ہیں اور کم آمدنی ہونے پر درخواست کو نامنظور بھی کر دیتے ہیں۔ حالانکہ بینک کو یہ کلی اختیار ہے کہ گارنٹر کے یا اس کی آمدنی کے کم ہونے پر بھی امیدوار کو لون دے سکتا ہے۔

واضح رہے کہ حکومت نے RBI کے ذریعہ تمام بینکوں کو یہ ہدایت دے رکھی ہے کہ تعلیمی قرض امیدواروں کو کم سے کم سودی شرح پر دی جائے لیکن مختلف بینک اپنے طور پر من مانہ طریقہ سے سود کی شرح عائد کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلم امیدواروں کی تعداد بینکوں سے تعلیمی قرض لینے میں کم ہوتی ہے۔

حکومت ہند کی اسکالرشپ اسکیم:

حکومت ہند کی وزارت اقلیتی امور (MMA) نے اقلیتوں کے لئے مندرجہ ذیل وضائف کا اعلان کیا ہے۔

(1) پری میٹرک اسکالرشپ اسکیم

(۲) پوسٹ میٹرک اسکالرشپ اسکیم

(۳) میرٹ کم مینس اسکالرشپ (Merit Cum Means)

(۴) مفت کوچنگ اسکیم

ماخوذ از ''تعلیم کیلئے قرض کا حصول اسلامی نقطہ نظر'' اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)

All India Imams Council

G.66 ,2nd Floor Shaheen Bagh , Kalindi Kunj Noida Road

New Delhi 110025

web: www.imamscouncil.org

E.mail :allindiaimamscouncil@gmail.com